

اسرار محبت الہی کی التجا

کردے مجھے اسرار محبت سے شناسا
دیوانہ بنا کر مجھے فرزانہ بنا دے
اس الفت ناقص کی تمنا نہیں مجھ کو
جو دل کو مرے گوہر یکتا نہ بنا دے
لیں جائزہ عشق مرے عشق سے عاشق
دل کو مرے عشاق کا پیانا بنا دے
(کلام محمود)

FR-10

1913ء سے جاری شدہ

روزنامہ

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: <http://www.alfazl.org>
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر: عبدالمسیح خان

منگل 2 دسمبر 2014ء 9 صفر 1436 ہجری 2 رجب 1393 شمس جلد 64-99 نمبر 272

خدا سے سچی محبت

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

”ہماری جماعت (جس سے مخالف بغض رکھتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ یہ جماعت ہلاک اور تباہ ہو جاوے) کو یاد رکھنا چاہیے کہ میں اپنے مخالفوں سے باوجود ان کے بغض کے ایک بات میں اتفاق رکھتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے چاہا ہے کہ یہ جماعت گناہوں سے پاک ہو اور اپنے چال چلن کا عمدہ نمونہ دکھاوے۔ وہ قرآن شریف کی سچی تعلیم پر سچی عامل ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں فنا ہو جاوے۔ ان میں باہم کسی قسم کا بغض و کینہ نہ رہے۔ وہ خدا تعالیٰ کے ساتھ پوری اور سچی محبت کرنے والی جماعت ہو۔“

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 144)

(فیصلہ جات مجلس مشاورت 2014ء)

مرسلہ: نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ)

☆.....☆.....☆

ربوہ کے مضافات میں پلاٹ خریدنے

والوں کیلئے ایک ضروری اعلان

آج کل ربوہ کے مضافات میں رہائشی پلاٹوں کی خرید و فروخت کے حوالے سے بہت سے مسائل سامنے آ رہے ہیں۔ اس ضمن میں تمام ایسے احباب کو جو مضافاتی کالونیوں میں پلاٹ خریدنے یا فروخت کرنے کے خواہشمند ہوں ان کی اطلاع کے لئے یہ اعلان ہے کہ پلاٹ فروخت کرنے سے پہلے مالک پلاٹ خریدنے والے دوست کے نام صدر مضافاتی کمیٹی دفتر صدر عمومی ربوہ سے اس کی منظوری لیں۔ نیز یہ شکایت بھی دیکھنے میں آ رہی ہے کہ بعض احباب محض کاغذی انتقال خرید کر مشتہر کہلاتے کی بنیاد پر کسی جگہ قبضہ کر لیتے ہیں اور دیگر احباب کی حق تلفی کا باعث ہو رہے ہیں۔ آئندہ ایسی کسی شکایت پر بلا قبضہ کاغذی انتقال خریدنے والے اور کروانے والے اور ایسے معاملات میں سودا کروانے والے پر اپنی اپجٹنس سب کے خلاف نظام جماعت کے تحت کارروائی عمل میں لائی جاسکتی ہے۔

(صدر مضافاتی کمیٹی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

انسان دنیاوی سہاروں کو ہی اپنے مقاصد کی کامیابی کا ذریعہ سمجھتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ ہی اصل استمداد کا حق رکھتا ہے اور مدد کرتا ہے

خدا کی عبادت کرتے اور اسی سے مدد چاہتے ہوئے خدا تعالیٰ کے در پر جھک جائیں

یہ مت سمجھو کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں اپنی طاقت سے کرتا ہوں۔ جب تک اللہ تعالیٰ کی استعانت اور توفیق نہ ہو کچھ بھی نہیں ہو سکتا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 28 نومبر 2014ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 28 نومبر 2014ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ حسب معمول ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ استعانت کے متعلق یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اصل استمداد کا حق اللہ تعالیٰ کو ہی حاصل ہے، یعنی تمہیں اپنے کاموں کی تکمیل کے لئے اگر کسی کی مدد کی ضرورت ہے تو وہ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے جو حقیقی رنگ میں تمہاری مدد کر سکتی ہے، مدد کرنے کی طاقت رکھتی ہے اور مدد کرتی ہے۔ یہ بات اتنی اہم ہے کہ ایک حقیقی مومن کو ہر وقت اسے اپنے سامنے رکھنا چاہئے، چاہے وہ ذاتی ضرورت کے لئے ہو یا جماعتی ضروریات کے لئے ہو۔ لیکن عملاً ہم دیکھتے ہیں کہ لوگ اپنی ضرورتوں کے پورے کرنے کے مختلف ذرائع کو اپنے کام مکمل ہونے یا ضرورت پوری ہونے کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ حضرت مصلح موعود نے ایک جگہ مثالیں دے کر ایسے مواقع بیان فرمائے ہیں جہاں انسان سمجھتا ہے کہ استعانت اور مدد مختلف لوگوں نے کی ہے یا خود اپنے زور بازو سے اس نے اپنے مقصد کو حاصل کر لیا، کبھی وہ اپنے عزیز رشتہ داروں کو اپنے مقاصد میں کامیابی کا ذریعہ سمجھتا ہے تو کبھی اپنے دوست احباب اور ملنے والوں کو، کبھی نظام کو اپنا حاجت روا سمجھتا ہے تو کبھی حکومت اور کبھی انسانی ہمدردی کے لئے کام کرنے والی تنظیموں سے استمداد کا طلبگار ہوتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اس بات سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ ایک وقت ایسا بھی آتا ہے جب ان میں سے کوئی بھی کام نہیں آتا اور نہ کوئی کامیابی کا ذریعہ بنتا ہے لیکن پھر بھی اگر کوئی انسان ان سب چیزوں کے باوجود اپنے مقصد کو حاصل کر لے تو وہ سمجھتا ہے کہ میری کامیابی یقیناً کسی نبی مدد سے ہوئی ہے اور جتنا کسی کو نبی مدد کا یقین ہوتا ہے اتنا ہی وہ اپنی کامیابی کو خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کرتا ہے۔ لیکن اگر انسان خدا تعالیٰ پر کامل یقین رکھتا ہو کہ اللہ تعالیٰ ہی استمداد کا حق رکھتا ہے اور مدد کرتا ہے تو وہ اس کام کی کامیابی کو بھی خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کرے گا جو کسی بیرونی مدد کے ذریعے اس نے تکمیل تک پہنچایا لیکن جو لوگ خدا تعالیٰ سے مضبوط تعلق نہیں رکھتے وہ دنیاوی ذرائع کو سب کچھ سمجھتے ہیں اور انہی کی طرف ان کی توجہ رہتی ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف ان کی نظر نہیں اٹھتی لیکن جب یہ تمام ذرائع ناکام ہو جاتے ہیں پھر انہیں خدا تعالیٰ یاد آتا ہے اور اس کو پکارتے ہیں کیونکہ اب خدا تعالیٰ کی یاد آنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں ہوتا۔

حضور انور نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ مشکل وقت میں ہر دوسری ذات تمہارا ساتھ چھوڑ جاتی ہے۔ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ہے جو ساتھ رہتی ہے اور کام آتی ہے، بلکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اضطراب میں کی گئی جو دعائیں ہیں وہ قبول ہوتی ہیں، چاہے وہ یہ بھی دعا مانگ رہا ہو۔ اللہ تعالیٰ دہریوں کو بھی اپنی ہستی کا ثبوت دینے کے لئے بعض دفعہ نشان دکھاتا ہے۔ فرمایا کہ دنیا دار لوگ بھی مشکل وقت میں جب کوئی سہارا نظر نہ آ رہا ہو تو خدا تعالیٰ کے سہارے کو پکڑنے کی کوشش کرتے ہیں۔ تو جن لوگوں کا دعویٰ اور اوڑھنا بچھونا ہی خدا تعالیٰ کی طرف نظر رکھنے کا ہے ان کو کس قدر اس بات کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے کہ ہماری نظر ہر وقت خدا تعالیٰ کی طرف رہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسی لئے ہمیں ایسا کعبہ..... کی دعا سکھائی ہے جس کو نماز کی ہر رکعت میں پڑھنے کا حکم ہے تاکہ کبھی بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے ہماری نظر نہ بٹے، کبھی بھی ہم دنیاوی سہاروں کی طرف نظر نہ رکھیں۔ ہاں ظاہری تدبیر کا بے شک اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ کرو لیکن توکل خدا تعالیٰ کی ذات پر ہونا چاہئے۔ ہم نے اعلیٰ معراج حاصل کرنے والے مومنین کی طرح اللہ تعالیٰ کی عبادت اور استعانت کا ادراک حاصل کر کے اس پر عمل کرنا ہے۔ ہمارے پاس اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں کہ خدا تعالیٰ کے سامنے جھک جائیں اور ایسا کعبہ..... کی روح کو سمجھتے ہوئے خدا تعالیٰ کے در کے ہو جائیں۔ فرمایا کہ ہر جگہ ہمارے راستے میں مشکلات کھڑی کی جا رہی ہیں۔ لیکن یاد رکھیں کہ یقیناً یہ مخالفت کی آگس اپنی آگ میں خود جل جائیں گی لیکن ہمیں اپنے فرض کو ادا کرنا نہیں بھولنا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایسا کعبہ کی تعلیم دی ہے اور ممکن تھا کہ انسان اپنی قوت پر بھروسہ کر لیتا اور خدا سے دور ہو جاتا اس لئے ساتھ ہی ایسا کعبہ کی تعلیم دے دی کہ یہ مت سمجھو کہ یہ عبادت جو میں کرتا ہوں اپنی قوت اور طاقت سے کرتا ہوں، ہرگز نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی استعانت جب تک نہ ہو اور وہ خود پاک ذات توفیق اور طاقت نہ دے کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ پس اس اہم حقیقت کو بھی ہمیں ہر وقت سامنے رکھنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا دنیا کے حالات جس تیزی سے بدل رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جماعت کی ترقی کا ذریعہ بنائے۔ ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے اور اس کی مدد اور نصرت سے فیضیاب ہونے والے ہوں اور ہوتے چلے جائیں۔ آمین

انعامی سکالرشپس 2014ء

زیر انتظام: نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ پاکستان

درخواست دہندگان سکالرشپ فارم پر اپنے کوائف مہیا کریں۔ غیر تصدیق شدہ اور نامکمل فارم قابل قبول نہ ہوں گے۔ نیز واقفین نوابنا حوالہ نمبر بھی درج کریں درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 31 دسمبر 2014ء ہے۔

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ نے امتحانات 2014ء میں زیادہ سے زیادہ نمبر حاصل کرنے والے احمدی طلباء و طالبات کیلئے مندرجہ ذیل انعامی سکالرشپس کا اعلان کیا ہے۔ ان سکالرشپس کیلئے پاکستان بھر کے احمدی طلباء و طالبات درخواست دے سکتے ہیں خواہ ان کی بورڈ/یونیورسٹی میں کوئی پوزیشن ہو یا نہ ہو۔ تمام انعامات بلحاظ پوزیشن دیئے جائیں گے اور تمام پوزیشنز نظارت تعلیم میں موصول ہونے والی درخواستوں کو مد نظر رکھتے ہوئے تیار کی جاتی ہیں۔ قواعد و ضوابط اور درخواست دینے کا طریقہ کار آخر میں درج ہے۔ سکالرشپس کو تین مختلف Categories میں تقسیم کیا گیا ہے۔

☆ جنرل سکالرشپس ☆ میڈیکل سکالرشپس
☆ دیگر سکالرشپس

جنرل سکالرشپس

اس سے مراد وہ سکالرشپس ہیں جو صرف زیادہ سے زیادہ نمبر حاصل کرنے والے احمدی طلباء کو دیئے جاتے ہیں ان کے لیے مزید کسی قسم کی کوئی شرط نہ ہے۔ ان سکالرشپس کے نام درج ذیل ہیں۔

☆ صدیق بانی میٹرک سکالرشپ
☆ صدیق بانی گولڈ میڈل و انعامی سکالرشپ
☆ خورشید عطاء سکالرشپ
☆ صادق فضل سکالرشپ

صدیق بانی میٹرک سکالرشپ

پاکستان میں کسی بھی بورڈ میں میٹرک کے دونوں گروپس جنرل گروپ اور سائنس گروپ میں جو طلبہ سب سے زیادہ نمبر حاصل کریں گے ان کو مبلغ دس، دس ہزار روپے کے دو انعام دیئے جائیں گے۔ انعام کا فیصلہ موصولہ درخواستوں میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد پر کیا جائے گا۔ ایک انعام جنرل گروپ اور ایک انعام سائنس گروپ کے طلبہ کو دیا جائے گا۔

صدیق بانی گولڈ میڈل و انعامی سکالرشپ:

کسی بھی بورڈ میں انٹرمیڈیٹ کے درج ذیل تینوں گروپس کے لئے حسب تفصیل انعامات دیئے جائیں گے۔

☆ پری میڈیکل گروپ ☆ پری انجینئرنگ گروپ
☆ جنرل گروپ (پری میڈیکل اور پری انجینئرنگ کے علاوہ باقی تمام Combinations)

درج بالا تینوں گروپس میں جو طلبہ سب سے زیادہ

نمبر حاصل کریں گے ان کو پچیس پچیس ہزار روپے مع گولڈ میڈل کے تین انعامات دیئے جائیں گے۔ انعام کا فیصلہ موصولہ درخواستوں میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد پر کیا جائے گا۔

خورشید عطاء سکالرشپ:

کسی بھی بورڈ میں انٹرمیڈیٹ پری میڈیکل گروپ میں دوسری پوزیشن، انٹرمیڈیٹ پری انجینئرنگ گروپ میں دوسری پوزیشن اور انٹرمیڈیٹ جنرل گروپ میں دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کو پچیس پچیس ہزار روپے کے چار انعامات دیئے جائیں گے۔ انعام کا فیصلہ موصولہ درخواستوں میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد پر کیا جائے گا۔

صادق فضل سکالرشپ:

کسی بھی بورڈ میں انٹرمیڈیٹ پری میڈیکل گروپ میں تیسری اور چوتھی پوزیشن، انٹرمیڈیٹ پری انجینئرنگ گروپ میں تیسری اور چوتھی پوزیشن اور انٹرمیڈیٹ جنرل گروپ میں چوتھی پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کو تین بیس ہزار روپے کے پانچ انعامات دیئے جائیں گے۔ انعام کا فیصلہ موصولہ درخواستوں میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد پر کیا جائے گا۔

میڈیکل سکالرشپس

یہ سکالرشپس ایسے طلباء و طالبات کو دیئے جائیں گے جنہوں نے پاکستان میں کسی بھی منظور شدہ میڈیکل کالج یونیورسٹی میں ایم بی بی ایس میں داخلہ حاصل کیا ہو۔ سکالرشپس کا فیصلہ انٹرمیڈیٹ پری میڈیکل میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد پر کیا جائے گا۔ موصولہ درخواستوں پر بلحاظ پوزیشن یہ سکالرشپس دیئے جاتے ہیں۔ ان سکالرشپس کے نام درج ذیل ہیں۔

☆ ڈاکٹر عبدالمسیح سکالرشپ ☆ مرزا مظہر احمد سکالرشپ ☆ ائمۃ الکریم زیروی سکالرشپ
☆ سندس باجوہ سکالرشپ ☆ ملک دوست محمد سکالرشپ ☆ حفیظ بیگم مرزا عبدالکلیم بیگ سکالرشپ ☆ رفیع اظہر سکالرشپ

دیگر سکالرشپس

اس سے مراد وہ سکالرشپس ہیں جن کا اپنا اپنا

طریقہ کار ہے۔ ہر ایک سکالرشپ کا طریقہ کار اس کے نیچے درج ہے۔ ان سکالرشپس کی تفصیل درج ذیل ہیں۔

خالہ افضل سکالرشپ

پاکستان میں کسی بھی منظور شدہ یونیورسٹی سے دو سالہ گریجویٹیشن میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے والے دو طلباء و طالبات کو پینتیس، پینتیس ہزار روپے کے دو انعامات دیئے جائیں گے۔ گریجویٹیشن (بی اے بی ایس سی) میں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء و طالبات اپنی درخواستیں جمع کروا سکتے ہیں۔ فیصلہ موصولہ درخواستوں میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد پر کیا جائے گا۔ جو کہ پہلی اور دوسری پوزیشن ہولڈر کو دیا جائے گا۔

ملک مقصود احمد شہید (سرائے والا) سکالرشپ

ایسے طلباء و طالبات جنہوں نے کسی منظور شدہ یونیورسٹی سے B.Com یا M.Com (Hons) چار سالہ کورس پاس کیا ہو ان کو بیس بیس ہزار روپے کے انعامات اور جن طلباء و طالبات نے B.Com دو سالہ پروگرام پاس کیا ہو ان کو پندرہ ہزار روپے کا انعام دیا جائے گا۔ انعامات کا فیصلہ موصولہ درخواستوں میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد پر ہوگا۔ یہ انعامات موصولہ درخواستوں میں پہلی پوزیشن پر آنے والے طالب علم رطالہ کو دیئے جائیں گے۔

پروفیسر رشیدہ تسنیم خان سکالرشپ

پاکستان میں کسی بھی منظور شدہ ادارہ میں ایم اے اردو، ایم اے فارسی یا ایم اے عربی میں سے کسی ایک میں ریگولر داخلہ حاصل کیا ہو۔ داخلہ حاصل کرنے والے ہر طالب علم رطالہ کو پچیس پچیس ہزار روپے کے انعام دیئے جائیں گے۔ سکالرشپ کا فیصلہ موصولہ درخواستوں میں گریجویٹیشن (کسی بھی پروگرام) میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد پر ایم اے اردو، ایم اے فارسی یا ایم اے عربی میں داخلہ حاصل کرنے کی شرط پر ہوگا۔ یہ سکالرشپس موصولہ درخواستوں میں پہلی پوزیشن پر آنے والے طالب علم رطالہ کو دیئے جائیں گے۔ جن میں سے ایک سکالرشپ ایم اے اردو، ایک سکالرشپ ایم اے فارسی اور ایک سکالرشپ ایم اے عربی میں داخلہ حاصل کرنے والے طالب علم رطالہ کو دیا جائے گا۔

عبدالوہاب خیر النساء سکالرشپ

(صرف واقفین و طالبات کو دیا جائے گا۔) جبکہ واقفین نو دیگر سکالرشپس میں بھی درخواست دے سکتے ہیں)

یہ انعامات ایسے واقفین و طالبات کو دیا جائے گا جنہوں نے کسی بھی منظور شدہ یونیورسٹی سے بی ایس (چار سالہ) یا ایم ایس سی کسی بھی مضمون میں پاس کیا ہو۔ انعامات کا فیصلہ موصولہ درخواستوں میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد پر

کیا جائے گا۔ موصولہ درخواستوں میں بی ایس (چار سالہ) میں پہلی پوزیشن حاصل کرنے والے طالب علم رطالہ کو بیس ہزار روپے اور ایم ایس سی میں پہلی پوزیشن حاصل کرنے والے طالب علم رطالہ کو پچیس ہزار روپے کا انعام دیا جائے گا۔

میاں عبدالحی سکالرشپ

یہ سکالرشپ پاکستان میں کسی بھی یونیورسٹی میں بی ایس ماس کمیونیکیشن اور بی ایس کمپیوٹر سائنسز میں داخلہ حاصل کرنے والے ایسے طلباء و طالبات کو دیا جاتا ہے۔ ایک سکالرشپ بی ایس ماس کمیونیکیشن اور ایک سکالرشپ بی ایس کمپیوٹر سائنسز میں داخلہ حاصل کرنے والے طالب علم رطالہ کو دیا جاتا ہے۔ سکالرشپ کا فیصلہ انٹرمیڈیٹ (کسی بھی گروپ) میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد پر بی ایس ماس کمیونیکیشن یا بی ایس کمپیوٹر سائنسز میں داخلہ حاصل کرنے کی شرط پر کیا جائے گا۔ موصولہ درخواستوں پر پہلی پوزیشن حاصل کرنے والے طالب علم رطالہ کو پچاس، پچاس ہزار روپے کے دو سکالرشپس دیئے جائیں گے۔

مرزا غلام قادر شہید سکالرشپ

یہ سکالرشپ ایسے طالب علم رطالہ کو دیا جائے گا جس نے پاکستان میں کسی بھی منظور شدہ ادارہ میں بی ایس کمپیوٹر سائنسز میں داخلہ حاصل کیا ہو۔ سکالرشپ کا فیصلہ انٹرمیڈیٹ (کسی بھی گروپ) میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد اور بی ایس کمپیوٹر سائنسز میں داخلہ حاصل کرنے کی شرط پر ہوگا۔ یہ سکالرشپ موصولہ درخواستوں میں دوسری پوزیشن پر آنے والے طالب علم رطالہ کو دیا جائے گا۔ اس سکالرشپ کی رقم پچیس ہزار روپے ہوگی۔

نواب عباس احمد خان سکالرشپ

خلیل احمد سولنگی شہید سکالرشپ

یہ سکالرشپ ایسے طلباء و طالبات کو دیا جائے گا جنہوں نے پاکستان میں کسی بھی منظور شدہ انجینئرنگ یونیورسٹی میں بیچلر آف انجینئرنگ کی کسی بھی فیلڈ (مثلاً مکینیکل انجینئرنگ، کیمیکل انجینئرنگ وغیرہ) میں داخلہ حاصل کیا ہو۔ سکالرشپ کا فیصلہ انٹرمیڈیٹ (کسی بھی گروپ) میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد اور انجینئرنگ میں داخلہ حاصل کرنے پر دیا جائے گا۔ یہ سکالرشپ موصولہ درخواستوں میں پہلی اور دوسری پوزیشن پر آنے والے طالب علم رطالہ کو دیا جائے گا۔ دونوں سکالرشپس کی رقم پچاس، پچاس ہزار روپے ہوگی۔

عزیز احمد میموریل سکالرشپ

یہ سکالرشپ ایسے طالب علم رطالہ کو دیا جائے گا جس نے پاکستان میں کسی بھی منظور شدہ ادارہ میں بیچلر ڈیپارٹمنٹ میں داخلہ حاصل کیا ہو۔

باقی صفحہ 7 پر

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ نے ایک مومن کو عابد بننے اور اعلیٰ اخلاق اپنانے کی طرف بہت توجہ دلائی ہے کیونکہ ان کے بغیر ایمان کا دعویٰ کرنے والا مومن نہیں کہلا سکتا

جس انسان میں عاجزی ہو وہ نہ صرف جھگڑوں اور فسادوں سے بچتا ہے، صلح جوئی کی طرف رجحان رکھتا ہے بلکہ دوسرے اعلیٰ اخلاق بھی اس میں پائے جاتے ہیں

خدام الاحمدیہ اور لجنہ کو خاص طور پر کوشش کرنی چاہئے کہ نوجوانوں میں نمازوں کی پابندی کی عادت ڈالیں۔ اس عمر میں صحت ہوتی ہے اور عبادتوں کا حق ادا ہو سکتا ہے

اللہ تعالیٰ نے جب صحت دی ہے تو صحت کا شکرانہ بھی خدا تعالیٰ کا حق ادا کرنے کے لئے ضروری ہے اور یہ حق عبادت سے ادا ہوتا ہے، صحت کی حالت کے شکرانے کے طور پر عبادتیں بجالانے کی ضرورت ہے، نمازوں کی ادائیگی کی ضرورت ہے

ہمیں اپنے اخلاقی معیار بلند کرنے چاہئیں اور چھوٹی چھوٹی باتوں پر اپنی اناؤں کے جال میں نہیں پھنسنے چاہئے

جو بندوں کے حق ادا نہیں کرتا ان اخلاق کے مطابق اپنا نمونہ نہیں دکھاتا جو خدا تعالیٰ نے ہمیں بتائے ہیں جن کا اپنا ایک مومن کے لئے ضروری ہے تو پھر ایسے لوگ خدا تعالیٰ کا بھی حق ادا نہیں کرتے۔ ان کی نمازیں اور عبادتیں بھی صرف دکھاوے کی ہیں کیونکہ ان عبادتوں نے ان کے اندر وہ تبدیلی پیدا نہیں کی جو ایک مومن کا خاصہ ہے

مکرمہ آسیہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد عبدالرحمن صاحب مرحوم (لندن) کی وفات۔ مرحومہ کا ذکر خیر اور نماز جنازہ حاضر

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 10۔ اکتوبر 2014ء بمطابق 10۔ اء 1393 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

انداز میں لیٹنا ہے۔ جس طرح انسان لیٹا ہوا ہے وہیں نماز پڑھ سکتا ہے۔ بیمار ہے کمزور ہے، سفر یا اور کوئی وقتی مجبوری ہے تو کہہ دیا کہ قصر کر لو، جمع کر لو۔ پس کوئی شخص اپنی کسی مجبوری کی وجہ سے یہ کہہ ہی نہیں سکتا کہ نماز پڑھنا اس کے لئے ممکن نہیں بلکہ ایسے لوگ جو اس قسم کے کام کرتے ہوں جن میں بظاہر ان کے کپڑے گندے ہوئے ہوں ان کو بھی یہی حکم ہے کہ اگر صاف کپڑے نہیں ہیں تو جیسے بھی پہنے ہوئے ہیں ان میں ہی نماز پڑھ لو لیکن نماز ضرور پڑھو۔ اسی طرح اگر پانی نہیں ہے تو پھر وضو کے بجائے تیمم کر لو۔ غرض کہ کوئی عقلمند کسی کا یہ بہانہ تسلیم نہیں کر سکتا کہ نماز پڑھنا اس کے لئے ممکن نہیں ہے۔ جب تک ہوش و حواس قائم ہیں نماز پڑھنا ضروری ہے۔ پس نماز کے بارے میں یہ کہنا کہ بعض حالات میں ہمارے لئے ناممکن ہے یہ انتہائی غلط بات ہے۔ بہت سے لوگوں سے پوچھو تو مختلف قسم کے بہانے بناتے رہتے ہیں۔ ایسے لوگ ایسے بہانے کر کے ایمان سے دور ہٹ رہے ہوتے ہیں۔ پس اس طرف ہم میں سے ہر ایک کو توجہ دینی چاہئے۔

آئر لینڈ میں جب میں نے (بیت) کے افتتاح پر خطبہ دیا اور عبادتوں کی طرف توجہ دلائی تو امریکہ سے ہمارے ایک مرنبی صاحب نے لکھا اور پھر بعض اور جگہوں سے بھی خط آئے کہ خطبے کے بعد (بیوت) میں حاضری بڑھ گئی ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ (بیت) میں نمازوں پر نہ آنا کسی کی مجبوری کی وجہ سے یا ناممکنات کی وجہ سے نہیں تھا بلکہ سستی تھی اور جب توجہ دلائی گئی تو اثر ہوا لیکن اس اثر کو مستقل قائم رکھنے کی ضرورت ہے۔ جو ایک مومن کا خاصہ ہے کہ اگر توجہ دلائی جائے تو پھر اس پر عمل کرتا ہے۔ خدام الاحمدیہ اور لجنہ کو خاص طور پر کوشش کرنی چاہئے کہ نوجوانوں میں نمازوں کی پابندی کی عادت ڈالیں۔ اس عمر میں صحت ہوتی ہے اور عبادتوں کا حق ادا ہو سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے ہمیں اس طرف خاص طور پر توجہ دلائی ہے کہ جوانی اور صحت کی عبادتیں ہی حق ادا کرتے ہوئے ادا کی جاسکتی ہیں۔ بڑھاپے میں تو مختلف عوارض کی وجہ سے انسان وہ حق ادا ہی نہیں کر سکتا جو عبادت کا حق ہے۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 4 صفحہ 258۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

بہر حال انسان کو سوچنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ فرائض تو طبیعت پر جبر کر کے بھی اگر ادا کرنے پڑیں تو ادا کرنے چاہئیں۔ کجا یہ کہ سہولتوں کے باوجود یہ ادا نہ کئے جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے جب

اللہ تعالیٰ نے ایک مومن کو عابد بننے اور اعلیٰ اخلاق اپنانے کی طرف بہت توجہ دلائی ہے کیونکہ ان کے بغیر ایک ایمان کا دعویٰ کرنے والا مومن نہیں کہلا سکتا۔ جہاں مومن کی یہ نشانی ہے کہ وہ عبادت کرنے والا ہو وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ وہ لغو باتوں سے اعراض کرنے والا ہو۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک شخص مومن بھی ہو اور پھر اس سے بد اخلاقیوں بھی سرزد ہو رہی ہوں۔ عموماً بد اخلاق انسان اس وقت ہوتا ہے جب اس میں تکبر ہو۔ اسی لئے رحمان خدا کے بندوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ (-) (الفرقان: 64) یعنی زمین پر وہ نہایت عاجزی سے چلنے والے ہیں۔ اور جس انسان میں عاجزی ہو وہ نہ صرف جھگڑوں اور فسادوں سے بچتا ہے بلکہ صلح جوئی کی طرف رجحان رکھتا ہے اور دوسرے اعلیٰ اخلاق بھی اس میں پائے جاتے ہیں۔ اور جب اعلیٰ اخلاق کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رضا بھی پیش نظر ہو اور اس کی رضا کے حصول کے لئے اعلیٰ اخلاق کے ساتھ وہ خدا تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنے کی کوشش کر رہا ہے تو پھر ہی یہ کیفیت جو ہے وہ حقیقی مومن کی کیفیت ہوتی ہے۔ گویا حقیقی مومن عابد اور عاجز ہوتا ہے۔

ہاں یہ بھی صحیح ہے کہ ہر انسان کی استعدادیں مختلف ہیں۔ جسمانی حالت مختلف ہے۔ بعض عارضی حالات ایسے پیدا ہو جاتے ہیں جو روک بن جاتے ہیں۔ اس لئے ہر شخص ہر وقت اور ہر حالت میں اپنے اخلاقی معیار کو ایک طرح نہیں رکھ سکتا۔ اسی طرح اپنی روحانی ترقی کے لئے بھی اپنی عبادتوں اور اپنی نمازوں کے وہ معیار نہیں رکھ سکتا جو ایک مومن سے متوقع ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مومنین کو حالات کے مطابق سہولتیں بھی مہیا فرمائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ضرورت سے زیادہ بوجھ انسان پر نہیں ڈالتا۔ یا انسان کی حالت اور صلاحیت سے زیادہ بوجھ اس پر نہیں ڈالتا۔ پس یہ کہنا کہ بعض کام ایسے ہیں جو انسان کے لئے ناممکن ہیں اس لئے کئے نہیں جاسکتے۔ یہ بات کم از کم دین (حق) کے بارے میں غلط ہے۔ یہ صحیح نہیں۔ نمازوں کے بارے میں جب اللہ تعالیٰ مومن کو کہتا ہے کہ یہ تم پر فرض ہیں انہیں ادا کرو تو ساتھ ہی بہت سی سہولتیں بھی دے دیں۔ مثلاً جو کسی وجہ سے کھڑا ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا اسے کہہ دیا کہ بیٹھ کر پڑھ لو۔ اور جو بیٹھ کر نہیں پڑھ سکتا بعض بیماریوں کی وجہ سے، کمزوری کی وجہ سے کیونکہ بیٹھنا بھی مشکل ہو جاتا ہے تو اسے کہہ دیا کہ لیٹ کر پڑھ لو۔ پھر لیٹنے میں بھی کوئی شرط نہیں ہے کہ کسی خاص

کسی فریق پر تعزیر ہو جائے تو پھر ان کو تھوڑی سی ہوش آتی ہے۔ پھر معافی کے لئے بھی لکھتے ہیں اور پھر جو زیادتیاں انہوں نے کی ہیں اس کا مداوا کرنے کی بھی کوشش کرتے ہیں۔ ٹھیک ہے ایسے لوگ سزا کے بعد معافی لے کر اپنے انجام کو بچا لیتے ہیں لیکن تعزیر کا داغ ان پر لگ جاتا ہے۔ اگر اپنی انا کے چکر میں نہ پڑتے تو پہلے سے ہی افہام و تفہیم سے معاملہ طے ہو سکتا ہے۔ پس ایسے لوگوں کو اپنے ایمانوں کو بچانے کی فکر کرنی چاہئے۔ بعض ایسے ہیں جو کسی بھی صورت میں نہیں مانتے وہ تو بالکل ہی ڈور ہٹ جاتے ہیں۔ دنیا اور اس کے فوائد اور اس کی سہولتیں چند روزہ ہیں۔ اپنے انجام کی ہمیں فکر کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو ہم کس طرح حاصل کرنے والے بن سکتے ہیں۔

جماعت کو میں اکثر توجہ دلاتا رہتا ہوں کہ ہمیں اپنے اخلاقی معیار بلند کرنے چاہئیں اور چھوٹی چھوٹی باتوں پر اپنی اناؤں کے جال میں نہیں پھنسنے چاہئے۔ جماعت کے ہر فرد کو کوشش کرنی چاہئے کہ وہ اخلاق اور انسانیت کا معیار بنیں۔ بے شک بعض اوقات ہم جذبات کا اظہار بھی کر دیتے ہیں، غصہ آ جاتا ہے یہ انسانی طبیعت ہے لیکن ایک مومن کو اللہ تعالیٰ نے کچھ حکم بھی دیئے ہوئے ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ اپنے جذبات کو قابو میں رکھیں اور اللہ تعالیٰ کی منشاء کے ماتحت انہیں خرچ کریں۔

میں نے میاں بیوی کے معاملات کی مثال دی ہے تو دیکھیں خطبہ نکاح میں پڑھی جانے والی آیات میں کس طرح اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کو سامنے رکھتے ہوئے مختلف احکام دیئے ہیں جن پر میاں بیوی دونوں کو عمل کرنا ضروری ہے لیکن اکثر لوگ ان باتوں کو سامنے نہیں رکھتے۔ سمجھتے ہیں نکاح ہو گیا شادی ہو گئی اور بس۔ پس جو لوگ اپنی باتوں پر اڑے رہتے ہیں بلکہ ان پر نخر رکھتے ہیں۔ سامنے رکھنا تو ایک طرف رہا جب مسائل اٹھتے ہیں تو اپنی بات پر ہی اڑے رہتے ہیں اور یہ فخر ہوتا ہے کہ ہم اس طرح اپنی بات پر قائم رہے۔ ہم نے فلاں کو کس طرح نیچا دکھا دیا۔ اپنے جذبات کو صحیح سمجھتے ہیں اور دوسرے کے جذبات کی پروا نہیں کرتے اور یہی کہتے ہیں کہ ہم نے جو کچھ کیا وہ صحیح ہے کیونکہ ان کے خیال میں دوسرے شخص کا علاج ہی یہ تھا جو انہوں نے سوچا اور جو انہوں نے کیا۔ اس کے علاوہ ان کے نزدیک اور کوئی دوسرا راستہ نہیں تھا۔ اگر ایسے لوگوں کی بات مان لی جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ مذہب جسے انہوں نے مانا ہے وہ جھوٹا ہے کیونکہ مذہب کچھ کہتا ہے وہ کچھ اور کہہ رہے ہیں۔ یہ بیشک وہ کہہ سکتے ہیں کہ مذہب کا یہ حکم ایسا ہے جس پر ہمارے سے عمل مشکل ہے لیکن یہ کہنا کہ اس حکم کو توڑے بغیر اور جو کچھ ہم نے کیا ہے اس کے لئے بغیر گزارہ ہی نہیں ہو سکتا تھا، مذہب کو جھوٹا کہنے والی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ تو کہتا ہے کہ غصہ دباؤ۔ حسن اخلاق سے پیش آؤ۔ اپنی غلطیوں پر ضد نہ کرو۔ بندوں کے حقوق ادا کرنے کی کوشش کرو بلکہ حضرت مسیح موعود نے تو ہمیں یہاں تک فرمایا ہے کہ جو بندوں کے حق ادا نہیں کرتا، ان اخلاق کے مطابق اپنا نمونہ نہیں دکھاتا جو خدا تعالیٰ نے ہمیں بتائے ہیں جن کا اپنا ایک مومن کے لئے ضروری ہے تو پھر ایسے لوگ خدا تعالیٰ کا بھی حق ادا نہیں کرتے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 7 صفحہ 350-351 ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

ان کی نمازیں اور عبادتیں بھی صرف دکھاوے کی ہیں کیونکہ ان عبادتوں نے ان کے اندر وہ تبدیلی پیدا نہیں کی جو ایک مومن کا خاصہ ہے۔ ان میں وہ عاجزی نہیں آئی جو انہیں خدا تعالیٰ کا قرب دلانے والی ہے۔ اگر غصے کی حالت میں انسان اپنی ویڈیو بنوالے۔ آج کل تو ویڈیو بڑی آسانی سے ہر جگہ میسر ہے تو ایک عقلمند انسان ہوش کی حالت میں اسے دیکھ کر خود ہی شرمندہ ہو جائے کہ اس کی کیا حالت تھی۔ حضرت مسیح موعود نے ہمیں اس بارے میں جو نصائح فرمائی ہیں وہ میں پیش کرتا ہوں کہ مغلوب الغضب ہونے والوں کی کیفیت کیا ہو جاتی ہے۔ ان کے دماغ عقل اور حکمت سے خالی ہو جاتے ہیں۔ بعض دفعہ پاگل پن تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ اس بارے میں فرماتے ہوئے کہ جوش اور غصہ جو ہے جب بڑھ جائے تو عقل ماری جاتی ہے اس لئے صبر کی طرف توجہ دلائی کیونکہ صبر سے عقل اور فکر کی قوتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

”یاد رکھو کہ عقل اور جوش میں خطرناک دشمنی ہے۔ جب جوش اور غصہ آتا ہے تو عقل قائم نہیں رہ سکتی۔ لیکن جو صبر کرتا ہے اور بردباری کا نمونہ دکھاتا ہے اس کو ایک نور دیا جاتا ہے جس سے اس کی عقل

صحت دی ہے تو صحت کا شکرانہ بھی خدا تعالیٰ کا حق ادا کرنے کے لئے ضروری ہے اور یہ حق عبادت سے ادا ہوتا ہے۔ صحت کی حالت کے شکرانے کے طور پر عبادتیں بجالانے کی ضرورت ہے، نمازوں کی ادائیگی کی ضرورت ہے۔ پس اس طرف توجہ دینے کی ہمیں بہت زیادہ کوشش کرنی چاہئے اس کے بغیر ہمارا ایمان کامل نہیں ہو سکتا۔

اب میں دوسری بات کی طرف آتا ہوں یعنی اچھے اخلاق۔ اعلیٰ اخلاق رکھنے والوں کا ایک بہت بڑا وصف سچائی کا اظہار ہے اور سچائی پر قائم رہنا ہے۔ ایک مومن کی یہ خصوصیت ہے کہ وہ ہمیشہ سچائی پر قائم رہے اور جھوٹ کے قریب بھی نہ پھٹکے۔ اور یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ اگر جھوٹ سے انتہائی نفرت ہو۔ لیکن عملاً ہم دنیا میں کیا دیکھتے ہیں کہ مختلف موقعوں پر جھوٹ کا سہارا لیا جاتا ہے۔ بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ میرا ارادہ تو نہیں تھا لیکن غلطی سے میرے منہ سے جھوٹ نکل گیا۔ اسلم کے لئے یہاں درخواستیں دیتے ہیں تو کہہ دیتے ہیں وہ تو میرے منہ سے فلاں بات غلطی سے نکل گئی۔ میرا ارادہ نہیں تھا۔ لیکن اگر عبادت نہ ہو تو غلطی سے بھی بات نہیں نکلا کرتی۔ بہر حال اللہ تعالیٰ تو بخشنے والا ہے، ایسے لوگوں کو معاف کر دیتا ہے جن کو غلطی کا احساس ہو لیکن اس صورت میں انہیں اپنے اس عمل پر اظہار ندامت کرنا بھی ضروری ہے۔ اگر کوئی شخص جھوٹ بولے اور پھر اس پر ندامت بھی محسوس نہ کرے اور اس کے جھوٹ سے اگر کسی کو نقصان ہوا ہے تو اس کا ازالہ کرنے کی کوشش نہ کرے بلکہ الٹا ضد پر آ کر جھوٹ کو سچ ثابت کرنے کی کوشش کرے یا یہ کہے کہ اس جھوٹ کے بغیر گزارہ ہی نہیں ہو سکتا تھا تو ایسا شخص نہ تو ایمان پر قائم ہے نہ ہی اچھے اخلاق والا کہلا سکتا ہے۔ یقیناً ایسے شخص کو سمجھ لینا چاہئے کہ وہ صحیح راستے پر نہیں ہے۔

پھر اخلاق کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ..... (البقرہ: 84) کہ لوگوں کے ساتھ نرمی اور اچھے طریق سے پیش آؤ۔ ان سے اچھے طریق سے بات کیا کرو۔ اب عام طور پر انسان دوسروں سے اکھڑ پین سے بات نہیں کرتا باوجود اس کے کہ بعض طبائع میں خشونت اور اکھڑ پین ہوتا ہے لیکن وہ ہر وقت اس کا اظہار نہیں کرتے۔ تو جب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لوگوں سے بات کرو تو ان سے نرمی اور ملاطفت سے پیش آؤ تو ایسے ہی لوگوں کو کہتا ہے کہ اپنی اس خشونت اور اکھڑ پین کی طبیعت میں نرمی پیدا کرو اور کبھی بھی تمہارے سے ایسی بات نہیں ہونی چاہئے جو دوسرے کو تکلیف پہنچانے والی ہو۔ ذرا ذرا سی بات پر مغلوب الغضب نہ ہو جایا کرو۔ لیکن بعض انسان اپنی طبیعت کی وجہ سے جیسا کہ میں نے کہا طبائع ہوتی ہیں، یکدم بھڑک بھی جاتے ہیں تو ایسے لوگ اگر سخت بات کہنے کے بعد اپنی سختی پر افسوس کریں اور جو جذباتی یا کسی بھی قسم کی تکلیف ان سے دوسروں کو پہنچی ہو اس کا ازالہ کرنے کی کوشش کریں، توبہ اور استغفار کریں تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ میں نے توبہ کا دروازہ کھلا رکھا ہوا ہے اور ان کی توبہ قبول بھی ہو جاتی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے اس حکم پر توجہ نہ دینے والے بے جا تشدد اور سختی کرتے چلے جانے والے اور کسی قسم کی بھی ندامت محسوس نہ کرنے والے تو وہ لوگ ہیں جو نہ صرف اخلاق سے گر رہے ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی نفی کر کے گنہگار بھی ہو رہے ہیں۔ ایسے لوگوں کی عبادتیں بھی ان کے کسی کام نہیں آتیں۔ پس اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو اپنی مغفرت کی امید دلاتا ہے جو کسی خاص جوش یا غصے کے ماتحت ایک فعل کر دیں لیکن بعد میں ہوش آ جائے پر اپنے اس فعل پر نادم ہوں، شرمندہ ہوں اور اس کے ازالے کی کوشش کریں۔ لیکن جو شخص نادم نہ ہو، ہوش آ جائے پر بھی کسی قسم کی ندامت یا افسوس کا اظہار نہ کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے کوئی عذر نہیں پیش کر سکتا۔ پس ہمیں اپنے جائزے لینے چاہئیں۔

بہت سے معاملات میرے سامنے آتے ہیں۔ میاں بیوی کے جھگڑوں کے، لین دین کے معاملات ہیں کہ لوگ ایسے مغلوب الغضب ہوتے ہیں کہ کچھ نہیں دیکھتے کہ کیا کہہ رہے ہیں، کیا کر رہے ہیں۔ عورتوں کو جذباتی تکلیف بھی دیتے ہیں، ہاتھ بھی اٹھاتے ہیں۔ اسی طرح دوسرے معاملات ہیں۔ آپس میں غلط قسم کے رویے ہیں۔ پھر یہ سمجھنے کی کوشش بھی نہیں کرتے۔ اصلاحی کمیٹی کوشش کرے یا قضا کوشش کرے تو یہ لوگ اپنی بات پر اڑے رہتے ہیں تو پھر تعزیر ہوتی ہے اور جب

ہیں کہ ہم اپنی ذہنی صلاحیتوں اور استعدادوں کو کبھی بھی تباہ و برباد نہ ہونے دیں تو بدظنی اور غضب سے اپنے آپ کو بچانا ہوگا۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ حقیقی مومن بنیں تو اپنی صلاحیتوں کو بر محل اور بر موقع اور مناسب رنگ میں ادا کرنا ہوگا۔ غصہ کی کیفیت اگر کبھی پیدا بھی ہو تو جنونی ہو کے نہیں چاہئے بلکہ صرف اصلاح کی حد تک ہونی چاہئے۔ غصے اور بے لگام جذبات کا اظہار انسان کو جنونی بنا دیتے ہیں۔ پس ان میں اعتدال کی ضرورت ہے۔ اگر غصہ ہے تو اس حد تک جیسا کہ میں نے کہا جہاں اصلاح کے لئے ضروری ہے۔ اپنی آناؤں کی تسکین کے لئے نہیں، اپنی بڑائی ثابت کرنے کے لئے نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ جو اس سے زیادہ غصے کا اظہار کرتا ہے وہ اپنا ایمان ضائع کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ (دین) کی خوبصورتی یہی ہے کہ اعلیٰ اخلاق کی طرف نشاندہی کرتے ہوئے غیر ضروری غصے کو دبانے اور غصے سے کام لینے کی تلقین کرے۔ پس یہ خلق ہر ایک کو اپنانے کی بہت زیادہ ضرورت ہے کیونکہ اس کے بغیر حقیقی مومن بننا مشکل ہے۔

حضرت مسیح موعود نے متواتر مختلف تحریرات اور ارشادات میں فرمایا ہے کہ اپنے جذبات کو قابو میں رکھنا چاہئے۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 2 صفحہ 48۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) لیکن ہمارے اندر کمزوری ہے کہ ہم اس پر اس طرح عمل نہیں کرتے جس طرح کرنا چاہئے۔ اس میں عام احمدی بھی شامل ہے اور عہدیداران بھی شامل ہیں۔ ایسے لوگ جو دوسروں کو تو آپ کی باتیں سناتے ہیں اور جذبات کو قابو میں رکھنے کی تلقین کرتے ہیں لیکن خود اس بات کو بھول جاتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ سچے ہو کر جھوٹوں کی طرح تذلل اختیار کرو۔ (کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 12) بلکہ یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ بعض تو جھوٹے ہو کر سچے اور ظالم ہو کر اپنے آپ کو مظلوم ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ پھر کس طرح ایسے لوگوں کے بارے میں سمجھا جائے کہ ایمان کا ایک ذرہ بھی ان میں ہے۔ کیونکہ ایمان کا تقاضا تو یہ ہے کہ بجائے ضد کرنے کے ہوش میں آنے پر وہ اپنے ظلم کا ازالہ کرے۔ اگر کسی کو کوئی جذباتی تکلیف پہنچائی ہے تو اس کا مداوا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کم از کم اپنے اندر ندامت اور شرمندگی محسوس کرتے ہیں کہ میں نے کیا کیا؟ ہمیں جائزہ لینا چاہئے کہ ہم میں سے کتنے ہیں جو یہ سوچ رکھتے ہیں یا اس طرح سوچتے ہیں۔ اگر ظلم وقتی جوش کے تحت ہو گیا ہے تو جوش کا وقت گزر جانے پر ایک مومن کو اس کا ازالہ کرنا چاہئے۔ اگر یہ ازالہ نہیں کرتے اور ندامت محسوس نہیں کرتے بلکہ سارے حالات گزر جاتے ہیں اور پھر بھی اثر نہیں ہوتا تو پھر جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے یہ حقیقی ایمان نہیں۔ یہ دکھاوے کا ایمان ہے۔ پانی کے اس بلبلیے کی طرح ہے جس کے اوپر پانی ہے اور اندر صرف ہوا ہے۔ اگر تمام پانی ہوتا تو پھر وہ پانی کی کیفیت میں ہوتا، پھر اس میں ہوا نہیں ہوتی۔ پس جیسا کہ میں نے کہا ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ ہم دیکھیں کہ کتنی دفعہ ہم پر اگر زیادتی بھی ہوئی ہے تو ہم نے برداشت کیا ہے اور مغلوب الغضب ہو کر جواب نہیں دیا یا اگر عہدیدار ہیں تو کتنی دفعہ ایسے مواقع پیدا ہوئے ہیں کہ دوسرے نے زیادتی کی اور انہوں نے انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے فیصلہ دیا۔ اس زیادتی کی کوئی پرواہ نہیں کی۔ برداشت یہ نہیں ہے کہ کسی طاقتور کا مقابلہ ہوا اور جواب نہ دیا ہوا اور کہہ دیا کہ ہماری بڑی برداشت ہے بلکہ برداشت یہ ہے کہ سزا دے سکے اور پھر سزا نہ دے۔

یہاں یہ بھی واضح ہو کہ انتظامیہ انصاف اور شریعت کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اگر کسی کو سزا کی سفارش کرتی ہے، تعزیری کارروائی کرتی ہے تو یہ اس زمرہ میں نہیں آتا۔ کیونکہ اگر کسی کی غلطی ہے اور اس کو اس کی وجہ سے سزا مل رہی ہے تو اس قسم کا جو غصہ ہے وہ یہاں گناہ بن جاتا ہے۔ اگر کوئی اپنے معاملات میں دست درازی کرتا ہے، ظلم کا مرتکب ہوتا ہے تو حاکم یا قاضی سزا دیتا ہے جس طرح بچوں کو ماں باپ یا استاد سزا دیتے ہیں۔ یہ سزا کسی جرم میں کسی کو ملتی ہے تو اس لئے کہ اس نے شریعت کے حکم کی نافرمانی کی یا دوسروں کے حقوق تلف کئے۔ یہ وضاحت اس لئے ضروری ہے کہ بعض لوگ زیادتی بھی کرتے ہیں، شریعت کے قوانین کی پابندی بھی نہیں کرتے، دوسروں کے حقوق بھی غصب کرتے ہیں اور پھر نظام جماعت جب ان پر تعزیر کرتا ہے تو میری یہ باتیں سن کر، پہلے بھی کئی دفعہ میں

و فکر کی قوتوں میں ایک نئی روشنی پیدا ہو جاتی ہے اور پھر نور سے نور پیدا ہوتا ہے۔ غصہ اور جوش کی حالت میں چونکہ دل و دماغ تاریک ہوتے ہیں اس لئے پھر تاریکی سے تاریکی پیدا ہوتی ہے۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 180۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر ذرا ذرا سی بات پر غصے میں آنے والوں کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ان کا دل حکمت سے عاری ہو جاتا ہے۔ فرمایا:

”یاد رکھو جو شخص سختی کرتا اور غضب میں آ جاتا ہے اس کی زبان سے معارف اور حکمت کی باتیں ہرگز نہیں نکل سکتیں۔ وہ دل حکمت کی باتوں سے محروم کیا جاتا ہے جو اپنے مقابل کے سامنے جلدی طیش میں آ کر آپ سے باہر ہو جاتا ہے۔ گندہ دہن اور بے لگام کے ہونٹ لطف کے چشمہ سے بے نصیب اور محروم کئے جاتے ہیں۔“ پھر اس سے اچھی اور نیک باتیں نہیں نکلتیں۔ محروم رہ جاتا ہے۔“ غضب اور حکمت دونوں جمع نہیں ہو سکتے۔ جو مغلوب الغضب ہوتا ہے اس کی عقل موٹی اور فہم کند ہوتا ہے۔ اس کو کبھی کسی میدان میں غلبہ اور نصرت نہیں دیئے جاتے۔ غضب نصف جنون ہے جب یہ زیادہ بڑھتا ہے تو پورا جنون ہو سکتا ہے۔“

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 126-127۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ:

”دو قوتیں انسان کو منجر بہ جنون کر دیتی ہیں۔ یعنی جنون کی طرف لے جانے والی بناتی ہیں۔“ ایک بدظنی اور ایک غضب جب کہ افراط تک پہنچ جائیں۔“

جب انسان ضرورت سے زیادہ ہر وقت اسی سوچوں میں پڑا ہو، غصے میں رہے، بدظنیاں کرتا رہے تو پھر پاگل پن کی کیفیت ہو جاتی ہے۔ ”..... پس لازم ہے کہ انسان بدظنی اور غضب سے بہت بچے۔“

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 104۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

ایک مومن کی تعریف کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ مومن کو کیسا ہونا چاہئے؟ اس کو کسی بھی حالت میں عقل و خرد کو ہاتھ سے نہیں دینا چاہئے ورنہ پھر جیسا کہ پہلے ذکر آیا پاگل پن کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

”مرد کو چاہئے کہ اپنے قوی کو بر محل اور حلال موقع پر استعمال کرے۔ مثلاً ایک قوت غضبی ہے جب وہ اعتدال سے زیادہ ہو تو جنون کا پیش خیمہ ہوتی ہے۔ جنون میں اور اس میں بہت تھوڑا فرق ہے۔ جو آدمی شدید الغضب ہوتا ہے اس سے حکمت کا چشمہ چھین لیا جاتا ہے بلکہ اگر کوئی مخالف ہو تو اس سے بھی مغلوب الغضب ہو کر گفتگو نہ کرے۔“

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 208۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر آپ مومن کی نشانی بتاتے ہیں کہ کس طرح مومن کو غصہ پر مضطرب ہونا چاہئے یا غصے پر مضطرب ہو تو حقیقی مومن کہلاتا ہے۔ فرمایا: ”(-) (آل عمران: 135) یعنی مومن وہ ہیں جو غصہ کھا جاتے ہیں اور لوگوں کے ساتھ عفو اور درگزر کے ساتھ پیش آتے ہیں۔ فرمایا اگرچہ انجیل میں بھی عفو اور درگزر کی تعلیم ہے..... مگر وہ یہودیوں تک محدود ہے۔ دوسروں سے حضرت عیسیٰ نے اپنی ہمدردی کا کچھ واسطہ نہیں رکھا اور صاف طور پر فرمایا کہ مجھے بجز بنی اسرائیل کے دوسروں سے کچھ غرض نہیں خواہ وہ غرق ہوں خواہ نجات پادیں۔“ (چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 395)

پس حضرت مسیح کا عفو و درگزر بنی اسرائیل تک محدود تھا لیکن حضرت مسیح موعود جو مسیح (موعود) بن کر آئے ہیں آپ کا دائرہ عفو و درگزر تو ساری دنیا تک پھیلا ہوا ہے۔ اس لئے ہمیں بھی اپنے عفو اور درگزر کو وسیع تر کرنے کی ضرورت ہے۔ پس یہ ہیں وہ معیار جو ہمیں حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

اگر اللہ تعالیٰ کے نور سے فیض پانا ہے تو صبر حوصلہ اور بردباری کا وصف بھی اپنے اندر پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے منہ سے معارف اور حکمت کی باتیں نکلیں، لوگ ہماری طرف متوجہ ہوں، ہم حضرت مسیح موعود کے مشن کو آگے بڑھانے والے ہوں تو ہمیں اپنے گھر بیوا اور روزمرہ کے معاملات میں سختی اور غضب کی حالت میں رہنے سے اپنے آپ کو بچانا ہوگا۔ اگر ہم چاہتے

”خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا۔ تم آپس میں صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریعہ ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں۔ وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔ تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تزلزل کرو تا تم بخشے جاؤ۔ نفسانیت کی فریبی چھوڑ دو کہ جس دروازے سے تم بلائے گئے ہو اس میں سے ایک فریبہ انسان داخل نہیں ہو سکتا۔“ (کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 12)

اگر ہم اس خصوصیت کو مد نظر نہ رکھیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم دنیا کو دھوکہ دیتے ہیں۔ اگر ہم خود اس تعلیم پر عمل نہیں کرتے تو ہمیں دوسروں کو اس کی طرف بلانے کا کیا حق ہے۔ پس ہمیں اپنی اصلاح کی بہت ضرورت ہے۔ ہمیں وہ نمونہ دنیا کے سامنے پیش کرنے کی ضرورت ہے جس سے دنیا سمجھے کہ ہم نے اپنے جذبات پر پورا پورا قابو پا لیا ہے۔

آر لینڈ کی (بیت) کے افتتاح پر بھی میں نے کہا تھا کہ جب ہم (دعوت الی اللہ) کریں گے تو لوگ پوچھیں گے کہ باقی (-) کے بارے میں تو تم کہتے ہو کہ انہوں نے مسیح موعود کو نہیں مانا، اس لئے ہدایت سے خالی ہیں۔ تم نے تو مسیح موعود کو مانا ہوا ہے تو تم نے اپنے نفسوں میں کیا انقلاب پیدا کیا ہے۔ پس ہمارے نمونے ہماری تعلیم سے مطابقت رکھنے والے ہونے چاہئیں۔ دوسرے مذاہب کو ماننے والے سارے تو اخلاق سے گری ہوئی حرکات نہیں کرتے۔ سوچنا چاہئے کہ کیا سارے عیسائی یا سارے ہندو یا تمام دوسرے مذاہب کو ماننے والے یا نہ ماننے والے بھی لڑتے رہتے ہیں؟ نہیں۔ ان میں بھی بہت سارے صلح جو ہیں اور انصاف پسند بھی ہیں۔ اگر ہم میں سے بھی بعض صلح جو اور بعض لڑاکے ہیں یا اخلاق سے گری ہوئی حرکات کرنے والے ہیں تو ہم میں اور دوسروں میں امتیاز کیا رہ گیا۔ امتیاز تو تب ہوگا جب اس تعلیم پر عمل کرتے ہوئے جھگڑے فساد کی عادت ہم میں سے بالکل مٹ جائے گی یا کم از کم اتنی کم ہو جائے کہ کسی کو نظر نہ آئے۔ اور ایسے فساد کرنے والے جھوٹے سے ہوں بھی تو ان سے ہم پوری طرح کراہت کرنے والے ہوں۔ بدی کو مٹانے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشاد ہے کہ ”اگر کسی بدی کو دیکھو اور طاقت ہو تو اسے ختم کر دو۔ اگر ہاتھ سے ختم نہ کر سکو تو زبان سے روکو۔ اگر اتنی بھی طاقت نہ ہو تو دل میں برماناؤ۔“

(صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان کون النهی عن المنکر من الایمان..... حدیث نمبر 177)

پس احمدی معاشرے میں بھی غلط حرکات اور بد اخلاقی کو برا سمجھنے روکنے اور منانے کا احساس ہونا چاہئے یا ترتیب کے لحاظ سے روکنے اور سمجھانے اور اس کو ختم کرنے کا احساس پیدا ہونا چاہئے یا برا منانے کا احساس پیدا ہونا چاہئے اور جب سب کو یہ احساس ہو تو پھر چند ایک بھی اخلاق سے نہیں گرتے۔ پھر ہر ایک اپنا معیار اونچا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ کسی ظالم کا ہمیں ساتھ نہیں دینا چاہئے۔ ہمیں وہ طریق اختیار کرنا چاہئے جس کا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا ہے۔ جس پر اس زمانے میں خاص طور پر حضرت مسیح موعود نے زور دیا ہے۔ ہمیں عنونری اور درگزر اور محبت سے کام لینا چاہئے۔ اگر کسی کو ظلم کرتا دیکھیں تو سمجھیں کہ اس نے مظلوم پر حملہ نہیں کیا بلکہ ہم پر حملہ کیا ہے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر حضرت مسیح موعود پر حملہ کیا ہے کیونکہ جس کام کے لئے آپ مبعوث ہوئے تھے اس نے اس کی تحقیر کی ہے۔ پس ایسے حملہ آوروں کو روکنا ہمارا کام ہے۔ ہاتھ سے نہیں روک سکتے تو زبان سے روکیں۔ دل میں برمائیں اور مظلوم کے ظالم سے بچنے کے لئے دعائیں کریں۔ پس اگر ہم اخلاق سوز حرکتوں پر برمائیں، ہمارا معاشرہ برمانے تو خود بخود یہ ظلم اور یہ حرکتیں ہم میں سے ختم ہو جائیں گی۔ لیکن دیکھنے میں یہی آتا ہے کہ بعض دفعہ خاص طور پر عالمی معاملات میں ظلموں میں ماں باپ بہن بھائی شامل ہو جاتے ہیں اور پھر صرف یہی نہیں کہ یہ شامل ہوتے ہیں، دوستی کے نام پر بعض دوسرے بھی شامل ہو جاتے ہیں بجائے اس کے کہ سمجھائیں۔ پس ہمیں معاشرے کی اصلاح کے لئے ان ظلموں میں شامل ہونے کی بجائے مظلوم پر حملہ کو حضرت مسیح موعود پر حملہ سمجھنا چاہئے۔ اگر یہ ہوگا تو پھر دیکھیں ہمارا معاشرہ کس طرح ٹھیک ہوتا ہے اور ہمارے یہ رویے

کہہ چکا ہوں، اس بارے میں پھر مجھے لکھنا شروع کر دیتے ہیں اور اب بھی شاید شروع کر دیں گے کہ آپ نے عنفو اور درگزر پر خطبہ دیا ہے۔ ہمارے ساتھ یہ سلوک کیا جائے، ہمیں بھی معاف کر دیا جائے۔ تو اس بارے میں پہلے بھی کئی مرتبہ کہہ چکا ہوں کہ میری کسی سے کوئی ذاتی دشمنی نہیں ہے۔ بعض مجھے گالیوں سے بھرے ہوئے خطوط بھی لکھ دیتے ہیں ان کے لئے بھی کبھی میرے دل میں غصہ نہیں آیا، کبھی غصے کے جذبات پیدا نہیں ہوئے۔ ایسے لوگ عموماً اپنے نام نہیں لکھتے یا فرضی نام لکھتے ہیں۔ اگر وہ نام لکھ بھی دیں تو تب بھی میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ اس بارے میں ان پر کوئی کارروائی نہیں ہوگی بے شک گالیاں دیں۔ ہاں ان پر رحم ضرور آتا ہے اور مزید استغفار کا مجھے موقع مل جاتا ہے۔ میرے لئے تو یہ فائدہ مند ہوتا ہے۔ سزا یا تعزیر تو دوسروں کے حقوق غصب کرنے یا شریعت کے حکم کی نافرمانی کرنے پر ملتی ہے اور بڑے دکھ سے یہ سزا دی جاتی ہے، کوئی خوشی سے سزا نہیں دی جاتی۔ جس دن میری ڈاک میں نظارت امور عامہ یا امراء ممالک کی طرف سے کسی کی تعزیر کی معافی کی سفارش ہوتی ہے، جو غلطی کی تھی اس کا مداوا ان لوگوں نے کر دیا ہوتا ہے تو اس دن سب سے زیادہ میری خوشی کا دن ہوتا ہے۔ پس جہاں میرے فرائض میرے ہاتھ باندھے ہوئے ہیں وہاں مجھے مجبور نہ کریں۔ ہاں میں یہ بھی ضرور کہوں گا کہ فریقین اپنے معاملات جب قضا میں لاتے ہیں اور قضا یا انتظامیہ واقعات کی روشنی میں ان کا فیصلہ کرتے ہیں اور ایک فریق پر ذمہ داری ڈالی جاتی ہے کہ حقوق ادا کرے یا اس حد تک ذمہ داری ڈالی جاتی ہے کہ اگر مالی معاملہ ہے تو اتنی رقم ادا کر دو یا دوسری ذمہ داریاں ادا کرو تو جس فریق نے بھی رقم وصول کرنی ہو، جس نے حق لینا ہو وہ دوسرے فریق کے مالی حالات کی تنگی کی وجہ سے جو زیادہ سے زیادہ سہولت دے سکتا ہے اس کو دینی چاہئے وہاں پہنچیں نہیں کرنی چاہئیں۔ یہی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا حکم ہے کہ بلا وجہ کسی انامیں پڑ کر ظلم نہیں کرنا چاہئے۔

بہر حال ہمیں ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا اس بات پر شکر گزار ہونا چاہئے اور یہ سوچنا چاہئے کہ ہم لوگ اس شخص کی اتباع کرنے والے ہیں جس کا نام مسیح رکھا گیا ہے۔ یہ سوچنے والی بات ہے کہ حضرت مسیح موعود کو مسیح کہا گیا ہے تو کیوں کہا گیا۔ وہ کون سی چیز ہے جو مسیح کو دوسرے انبیاء سے ممتاز کرتی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں تمام باتیں، تمام خصوصیات، تمام صفات دوسرے تمام انبیاء سے زیادہ ہیں۔ ان کی معراج پر پہنچے ہوئے ہیں کیونکہ آپ کامل انسان اور آپ کی شریعت کامل اور مکمل شریعت ہے۔ لیکن آپ کے علاوہ جب ہم باقی انبیاء میں دیکھتے ہیں تو ہر نبی میں کوئی نہ کوئی بات ایسی ہے جو اسے دوسروں سے ممتاز کرتی ہے۔ پس مسیح کی جو خاص امتیازی چیز ہے وہی مسیح موعود کی مسیح سے تشبیہ کی ایک وجہ ہو سکتی ہے۔ اس کی وضاحت جو حضرت مصلح موعود نے کی ہے وہ بڑی دل کو لگنے والی ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی خصوصیت وہ نرمی کی تعلیم ہے جو حضرت مسیح نے پیش کی اور بائبل تو یہاں تک کہتی ہے کہ ”شریر کا مقابلہ نہ کرنا بلکہ جو کوئی تیرے داہنے گال پر طمانچہ مارے دوسرا بھی اس کی طرف پھیر دے اور اگر کوئی تجھ پر ناش کر کے تیرا گرا تا لینا چاہے تو چونکہ بھی اسے لے لینے دے اور جو کوئی تجھے ایک کوس بیگا میں لے جائے اس کے ساتھ دو کوس چلا جا۔“ (انجیل متی باب 5 آیت 39 تا 41) پس بے شک تمام انبیاء نے نرمی کی تعلیم دی ہے لیکن حضرت مسیح نے اپنے زمانے کے حالات کو دیکھتے ہوئے نرمی پہ بہت زیادہ زور دیا ہے۔

پس یہ خاص تعلیم ہے جو حضرت مسیح لائے اور جب اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کا نام مسیح رکھا یا آپ کو مسیح سے تشبیہ دی تو اس کا یہ مطلب ہے کہ آپ کو بھی خاص طور پر نرمی کی تعلیم دینے کا حکم دیا گیا ہے۔ گو کہ آپ کا نام مسیح رکھنے کی یہ بھی وجہ ہے کہ آپ عیسائیوں کی ہدایت کے لئے بھی آئے اور اس لحاظ سے مسیح کہلائے۔ گو آپ دوسرے مذاہب کی طرف بھی آئے۔ ہندوؤں کی طرف مبعوث ہونے کے وجہ سے آپ کا نام کرشن بھی رکھا گیا اور اسی طرح (-) اور تمام اقوام عالم کی طرف آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور نیابت میں آئے۔ بہر حال مسیح کے نام پر زور ہے اس لئے حضرت مسیح موعود نے بھی نرمی کی بہت تعلیم دی ہے اور سختی کو دور کرنے کی نصیحت فرمائی ہے۔ آپ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

اور عمل حضرت مسیح موعود کے مقصد کو پورا کرنے والے ہوں گے۔

اللہ کرے کہ ہم عبادتوں کے ساتھ اعلیٰ اخلاق کے نمونے قائم کرنے والے اور قائم کروانے والے ہوں نہ کہ جھگڑوں اور فسادوں میں پڑ کر حضرت مسیح موعود کو بدنام کرنے والے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر قسم کی نفسانیت سے بچائے۔

آج بھی نماز جمعہ کے بعد میں ایک جنازہ حاضر پڑھاؤں گا جو مکرمہ آسیہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد عبدالرحمن صاحب مرحوم انز پارک (Inner Park) کا ہے۔ یہ 3 اکتوبر 2014ء کو 69 سال کی عمر میں بقضائے الہی وفات پا گئیں (-)۔ آپ حضرت مسیح موعود کے رفقاء حضرت احمد یار صاحب اور حضرت مہتاب بی بی صاحبہ آف لویری والے کی پوتی تھیں۔ صوم و صلوة کی پابند، تہجد گزار، دعا گو۔ کثرت سے ذکر الہی اور صدقہ و خیرات کرنے والیں صابر اور شاکر تھیں۔ چندہ جات میں باقاعدہ اور

مالی قربانی کرنے والی نیک مخلص خاتون تھیں۔ 1978ء میں جب آپ کے خاوند کو خالفین نے ایک جھوٹے مقدمے میں ملوث کیا تو آپ نے بڑی بہادری اور صبر سے یہ عرصہ گزارا۔ مرحومہ موصیہ تھیں اور وصیت کرنے کے ساتھ ہی اپنے حصہ جائیداد کی ادائیگی بھی کر دی تھی۔ ان کے پسماندگان میں پانچ بیٹیاں اور دو بیٹے ہیں۔ ان کے ایک بیٹے اشتیاق احمد صاحب مربی سلسلہ ہیں جو آجکل پاکستان میں ہیں اور دوسرے اعجاز الرحمن۔ یہ یہاں حفاظت خاص کے عملے میں شامل ہیں۔ آپ ماسٹر عبدالقدوس صاحب شہید کی پھوپھی بھی تھیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے۔ مغفرت کا سلوک فرمائے اور ان کی اولاد کو بھی ان کی نیکیوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

نماز کے بعد میں باہر جا کر نماز جنازہ پڑھاؤں گا۔ احباب یہیں (بیت) میں صفیں درست کر لیں۔

☆☆.....☆☆.....☆☆.....☆☆.....☆☆

نماز جنازہ حاضر و غائب

محترم میر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 20 نومبر 2014ء کو بیت الفضل لندن میں قبل نماز ظہر و عصر درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ زاہدہ بٹ صاحبہ

مکرمہ زاہدہ بٹ صاحبہ بنت مکرم عبدالخالق بٹ صاحب مرحوم آف کینیا مورخہ 18 نومبر 2014ء کو 60 سال کی عمر میں لمبا عرصہ علالت کے بعد وفات پا گئیں۔ مرحومہ نے بوجہ بیماری شادی نہیں کی تھی۔ مرحومہ کا جماعت کے ساتھ اچھا تعلق تھا۔ جب تک صحت اچھی رہی جماعتی پروگراموں میں باقاعدہ شامل ہوتی رہیں۔ چندہ بھی باقاعدگی سے ادا کرتی تھیں۔

نماز جنازہ غائب

مکرم چوہدری مقصود احمد ورک صاحب

مکرم چوہدری مقصود احمد ورک صاحب سابق نمبردار قیام پور ورک ضلع گوجرانوالہ گزشتہ دنوں 88 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ نے تقسیم ہند سے دو سال قبل بیعت کر کے قبول احمدیت کی سعادت پائی اور اس کے بعد ساری زندگی دین کو دنیا پر مقدم رکھا۔ نیز قرآن کریم سیکھنے کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور بہت دعائیں کیں اور اپنی حقدنوشتی کی پختہ عادت کو یکسر ختم کر دیا۔ آپ عبادت کا شغف رکھنے والے، مخلوق خدا کے ہمدرد، سخی، نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت احمدیہ سے بہت اخلاص کا تعلق اور مثالی محبت تھی۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ کے نواسے مکرم طارق حیات صاحب مربی سلسلہ کو بطور

استاد جامعہ احمدیہ ربوہ میں خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔

مکرمہ Yamina صاحبہ

مکرمہ Yamina صاحبہ آف الجزائر مورخہ 2 نومبر 2014ء کو 86 سال کی عمر میں بقضائے الہی وفات پا گئیں۔ آپ کو 1991ء میں بیعت کی سعادت ملی۔ اس طرح آپ کو الجزائر کی پہلی احمدی خاتون ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ پیشہ کے لحاظ سے آپ نرس تھیں۔ آخر وقت تک لوگوں کے علاج معالجہ کرنے کی خدمت بجالاتی رہیں۔ آپ نمازوں کی پابند، پرہیزگار، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا۔ بیعت کے بعد جب واپس الجزائر گئیں تو وہاں مخالفت کا سامنا بھی کرنا پڑا۔ مگر آپ نے بڑے ثبات قدم کے ساتھ نہ صرف لوگوں کا مقابلہ کیا۔ بلکہ جماعتی سرگرمیوں کے لئے اپنا گھر بھی پیش کر دیا۔ آپ مکرم سمیر بنجوط صاحب آف الجزائر مقیم فرانس کی والدہ تھیں۔ جو ایک بہت مخلص داعی الی اللہ ہیں۔

مکرمہ امۃ الرشید راشدہ صاحبہ

مکرمہ امۃ الرشید راشدہ صاحبہ اہلیہ مکرم الحاج محمد افضل صاحب مرحوم شفیڈیلڈ یو کے مورخہ 19 اگست 2014ء کو 75 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ مرحومہ حضرت مسیح موعود کے رفیق حضرت حاجی شاہنواز صاحب کی پوتی تھیں۔ مرحومہ صوم و صلوة کی پابند، نیک، دعا گو اور خلافت سے گہری وابستگی رکھنے والی خاتون تھیں۔ خدمت خلق میں پیش پیش تھیں۔ غریب لوگوں کی بلا امتیاز مدد کرتی تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

بقیہ از صفحہ 2 انعامی سکا لرشپس 2014ء

سکا لرشپ کا فیصلہ انٹرمیڈیٹ (کسی بھی گروپ) میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد اور الیکٹریکل انجینئرنگ میں داخلہ حاصل کرنے کی شرط پر ہوگا۔ یہ سکا لرشپ موصولہ درخواستوں میں پہلی پوزیشن پر آنے والے طالب علم رطالہ کو دیا جائے گا۔ اس سکا لرشپ کی رقم ایک لاکھ روپے ہوگی۔

غلام احمد خان ظہور و ناصرہ بیگم ظہور سکا لرشپ

یہ سکا لرشپ ایسے طالب علم رطالہ کو دیا جائے گا جس نے پاکستان میں کسی بھی منظور شدہ ادارہ سے کیمسٹری، بائیو ٹیکنالوجی یا بائیو کیمسٹری میں سے کسی ایک میں بی اے آنرز پاس کیا ہو۔ انعامات کا فیصلہ موصولہ درخواستوں میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد پر کیا جائے گا۔ موصولہ درخواستوں میں پہلی پوزیشن پر آنے والے طالب علم رطالہ کو پچاس ہزار روپے کا ایک انعام دیا جائے گا۔

قواعد و ضوابط

1:- یہ اعلان 2014ء میں ہونے والے سالانہ امتحانات کیلئے ہے اس سے پہلے کا کوئی کیس اس سکیم میں شامل نہ ہوگا۔ 2013ء تک پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کو یہ انعامات دیئے جائیں گے۔

2:- اس سکیم کا اطلاق صرف اور صرف پہلے سالانہ امتحان (FIRST ANNUAL EXAMINATION) پر ہوگا۔

3:- مرحلہ وار (BY PARTS) یا نمبر بہتر کرنے (DIVISION IMPROVE) کرنے والے طلباء و طالبات اس مقابلہ میں شامل ہونے کے اہل نہ ہوں گے۔

4:- بعض مخصوص سکا لرشپس کے علاوہ طلباء و طالبات کیلئے الگ الگ معیار نہیں ہیں بلکہ

موصولہ درخواستوں میں اپنے شعبہ میں جو بھی سب سے زیادہ نمبر حاصل کرے گا وہ انعام کا حقدار قرار پائے گا۔

درخواست دینے کا طریقہ کار

درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 31 دسمبر 2014ء ہے۔ درخواست فارم پر اپنے کوائف مہیا کریں۔

درخواست فارم کے بغیر درخواست قابل قبول نہ ہوگی۔

سادہ کاغذ پر درخواست بنام ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ بھجوائیں۔

درخواست کے ساتھ متعلقہ ڈگری کا رزلٹ کارڈ / TRANSCRIPT کی نقل لف کرنا لازمی ہوگا۔

درخواست پر مکرم امیر صاحب ضلع اکرم صدر صاحب حلقہ کی تصدیق لازمی ہوگی۔ تصدیق کے بغیر کوئی درخواست زیر غور نہ لائی جائے گی۔

انعام کے حقدار طلباء کو ان کی درخواست پر درج پتہ یا فون نمبر پر اطلاع دی جائے گی۔ لہذا مکمل پتہ، فون نمبر اور ای میل ایڈریس لازمی تحریر کریں۔ عدم دستیابی مکمل پتہ و فون نمبر کی وجہ سے اطلاع نہ ہونے کی وجہ سے دفتر پر کوئی حرف نہ ہوگا

نیز اسناد کی تمام نقول A-4 پیپر پر اور واضح ہوں۔ مزید معلومات اور فارم نظارت تعلیم کی اس ویب سائٹ www.nazarattaleem.org سے یا ای میل کے ذریعے بھی حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ای میل: info@nazarattaleem.org فون: 047-6212473 فیکس: 047-6212398 (نظارت تعلیم)

☆☆.....☆☆.....☆☆.....☆☆.....☆☆

عطیہ چشم خدمت خلق ہے

عطیہ خون خدمت خلق ہے

ربوہ میں طلوع وغروب 2- دسمبر	
طلوع فجر	5:24
طلوع آفتاب	6:49
زوال آفتاب	11:58
غروب آفتاب	5:06

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

2 دسمبر 2014ء

6:30 am	سنگاپور میں استقبالیہ تقریب
9:55 am	لقاء العرب
12:00 pm	بستان وقف نو
2:15 pm	سوال و جواب
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 28 نومبر 2014ء

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون دہرادون ہوائی کلبوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel: 6211550 Fax 047-6212980
Mob: 0333-6700663
E-mail: ahmadtravel@hotmail.com

انصاف کلاتھ ہاؤس
ٹاپ برانڈ ڈیزائنڈ اسٹریٹس سٹورٹ
فوری سیزن دستیاب ہیں
ریلوے روڈ۔ ربوہ فون شو دم: 047-6213961

خدا کے فضل و رحم کے ساتھ
اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
سونے کے زیورات کے جدید اور اعلیٰ منفرد ڈیزائن
گولڈ پیلس جیولری
بلڈنگ ایم ایف سی اٹھٹی روڈ ربوہ
03000660784
047-6215522

عمر اسٹیٹ ایجنٹ بلڈرز
لاہور میں جائیداد کی خرید و فروخت کا بااختیار ادارہ
278-H2 مین بلیوارڈ جو ہر ٹاؤن لاہور
چیف ایگزیکٹو: چوہدری اکبر علی
0300-9488447
042-35301547, 35301548
042-35301549, 35301550
E_mail: umerestate786@hotmail.com

FR-10

مکرمہ امتہ الباسطہ جمیلہ صاحبہ دارالصدر
ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میری بیٹی مکرمہ عاتقہ جبار صاحبہ زوجہ مکرم
عبدالجبار صاحب دارالفضل ربوہ دل کے عارضہ کی
وجہ سے طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ ربوہ کے
CCU میں داخل ہیں عنقریب آپریشن متوقع ہے۔
احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جملہ
پیچیدگیوں کے محفوظ رکھتے ہوئے شفاء کاملہ و عاجلہ
عطا فرمائے۔ آمین

مکرم ہومیوڈاکٹر رزاق محمود طاہر صاحب
سیکرٹری تعلیم ضلع سرگودھا تحریر کرتے ہیں۔
ماہ اپریل 2014ء میں خاکسار کا موٹر سائیکل
ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا۔ بائیں گھٹنے کی دو ہڈیاں اور دو
پسلیاں ٹوٹ گئیں۔ پچھپھڑہ دائیں طرف سے دباؤ
میں آیا اور زخمی ہو کر سانس میں شدید رکاوٹ پیدا
کرتا رہا۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ
جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے شفاء کاملہ
و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

قابل علاج امراض
ہیپاٹائٹس۔ شوگر۔ بلڈ پریشر
الحمد ہومیوکلینک اینڈ سٹورٹ
ڈاکٹر عبدالحمید صاحب
فون: 047-6211510
0344-7801578

ربوہ آئی کلینک
اوقات کار: معلومات 9 بجے سے دوپہر 2 بجے تک
برائے رابطہ فون نمبر: 047-6211707
047-6214414-0301-7972878

خالص سونے کے کوش و دیدہ زیب زیورات بنانے کے لئے تشریف لائیں
داؤد جیولریز لاہور
ہمارے ہاں نئے و پرانے زیورات کی
خرید و فروخت بھی کی جاتی ہے
دکان پرنسپل لانے سے پہلے فون کریں 0321-4441713

بالتقابلہ ایوان
محمود ربوہ
کرنل ہسٹری 4290
امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل
اندرون ملک اور بیرون ملک کلبوں کی فراہمی کا ایک بااختیار ادارہ
Tel: 047-6214000, Fax: 047-6215000
Mob: 0333-6524952
E_mail: imtiaztravels@hotmail.com

Education Concern Education Concern Education Concern Education Concern Education Concern Education Concern

Study Abroad Get Admission in Top Level Universities / Colleges / Schools in UK, USA, Canada, Australia, New Zealand, Malaysia, Ireland, Holland & China.	IELTS™ English for International Communication Training & Testing Center Training By Qualified Teachers International College of Languages ICOL	Visit / Settlement Abroad: → Jalsa Visa → Aqee Cases → Visit / Business Visa. → Family Settlement Visa. → Supper Visa for Canada.
--	--	---

Education Concern (British Council Trained Education Consultant)
67-C, Faisal Town, Lahore
042-35162310 / 35177124 / 0302-8411770 / 0331-4482511
www.educationconcern.com
info@educationconcern.com
Skype ID: counseling.educon

VP بھجوانے کی صورت میں یاد رکھیں کہ یہ
طاہر مہدی و ڈانچ کی طرف سے آئے گی۔ اس نام
کی VP وصول کر کے ممنون فرمائیں۔
(مینیجر روزنامہ الفضل)

درخواست دعا

مکرم شمیم احمد نیر صاحب مربی سلسلہ
پیروچک ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں۔
مکرم یقوب احمد ڈوگر صاحب سیکرٹری مال
پیروچک ضلع سیالکوٹ کی دائیں ٹانگ مورخہ
29 نومبر 2014ء کو ایکسیڈنٹ کی وجہ سے ٹوٹ گئی
ہے۔ رضا سہی ہسپتال ڈسکہ میں آپریشن متوقع
ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ
آپریشن کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور جملہ
پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے شفاء کاملہ و عاجلہ
سے نوازے۔ آمین

مکرم چوہدری عبدالحمید مجید کشمیری صاحب
دارالصدر غربی منعم ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری نواس عزیزہ نورالایمان واقعہ نوبت مکرم
وقاص احمد صاحب مربی سلسلہ وزیر آباد عمر ڈھائی
سال گردوں کے کینسر (Wilm's Tumour)
کے مرض میں مبتلا ہے۔ ان دنوں لاہور کے ایک
ہسپتال میں بذریعہ کیموتھراپی علاج جاری ہے۔
کمزوری اور تکلیف میں شدت ہے۔ احباب کرام
سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ عزیزہ کو
شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور والدین کی
پریشانی دور فرمائے۔

ملٹی لنکس انٹرنیشنل
کارگو کوریئر
یادگار روڈ۔ ربوہ
دنیا کے تمام ممالک میں پارسل اور قیمتی دستاویزات
بذریعہ Fedax اور DHL مناسب ریش
فیس اور شاپر۔
0321-7918563, 0333-2163419
047-6213567, 6213767

وردہ فیکریس
سیل۔ سیل۔ سیل آئیں اور فائدہ اٹھائیں۔
کاشن 3P.4P، بلین، کھد ریز سردیوں کی وراثی پریسل جاری ہے
چیمر مارکیٹ بالتقابلہ الا بیڈ بیڈ ایک اٹھٹی روڈ ربوہ
0333-6711362

Deals in HRC, CRC, EG, P&O,
Sheets & Coil
JK STEEL
Lahore

ترکی کا منفرد شہر "ایکوسٹی"
دنیا بھر میں بڑھتی ہوئی آبادی کی توانائی کی
ضروریات پوری کرنے کے لئے ایسے ذرائع توانائی
پرنور کیا جا رہا ہے، جو نہ صرف قدرتی وسائل کا متبادل
ہوں، بلکہ ماحول دوست بھی ہوں۔ اسی حوالے سے
ترکی میں بھی ایک منفرد شہر "ایکوسٹی" تعمیر کرنے کا
منصوبہ زیر غور ہے، جہاں پستے کے چھلکے کے ذریعے
توانائی پیدا کی جائے گی۔ پستے جو خشک میوہ جات
میں ایک نمایاں مقام رکھتا ہے، اس کی پیداوار کے
اعتبار سے ترکی سرفہرست ممالک میں شامل ہے۔
اور ہر سال ہزاروں ٹن پستے برآمد کرتا ہے۔ اسی وجہ
سے پستے کو ترش زبان میں "سزسونا" یعنی گرین
گولڈ بھی کہا جاتا ہے۔ حال ہی میں ترکی کی ایک
صوبائی حکومت کی جانب سے ایک ایسا جدید اور
منفرد شہر تعمیر کرنے کا منصوبہ تیار کیا گیا ہے، جسے
سردیوں میں گرم رکھنے کے لئے پستے کے چھلکے یا
بیرونی چھال جلا کر توانائی پیدا کی جائے گی اور اسی
مناسبت سے اس شہر کو "ایکوسٹی" کا نام دیا گیا ہے۔
اس شہر کو ایک سال میں 6 لاکھ یورو کے بجٹ سے
مکمل کیا جائے گا اور یہ "ایکوسٹی" ترکی کے قدیم
تاریخی شہر Gaziantep سے گیارہ کلومیٹر کے
فاصلے پر تعمیر کیا جائے گا۔ یہ پروجیکٹ، ایک فرنج
انوائز میٹل انجینئرنگ کمپنی نے پیش کیا جس کے
مطابق مقامی طور پر پستے کے چھلکے نہ صرف وافر
مقدار میں دستیاب ہیں، بلکہ ان سے انتہائی کم قیمت
پر توانائی پیدا کی جاسکتی ہے۔ اس مقصد کے لئے
پستے کے چھلکے بائیوگیس کے حصول کے لئے جلائے
جائیں گے جن سے بعد ازاں توانائی پیدا کی جائے
گی۔ ماہرین کے مطابق پستوں کی کیلوریک و ولیمو
(Calorific Value) جو 26.19 فی کلو ہوتی
ہے، 55 ہیکٹر کے رقبے پر موجود بلڈنگز کو بھی
ٹھنڈے موسم میں گرم رکھنے کے لئے کافی ہے۔ اس
طرح محض پستے کے چھلکوں کے ذریعے شہر کی
60 فیصد توانائی کی ضروریات پوری ہو سکیں گی۔
(سنڈے میگزین جنگ 17 اگست 2014ء)

☆.....☆.....☆
خریداران الفضل متوجہ ہوں
اللہ تعالیٰ کے فضل سے اخبار الفضل کو جاری
ہوئے سو سال پورے ہو چکے ہیں۔ خدا کرے کہ ہم
اس پودے کی آبیاری کرنے والے ہوں جو حضرت
خلیفۃ المسیح الثانی نے 1913ء میں جاری فرمایا تھا۔
خریداران سے درخواست ہے کہ اپنا چندہ
الفضل فوری طور پر ادا فرمادیں۔ ہر خریدار کی چٹ پر
مباد چندہ درج کر دی گئی ہے۔ براہ مہربانی مینیجر
الفضل کو صدر انجمن احمدیہ کے نام کر اس چیک یا طاہر
مہدی و ڈانچ کے نام منی آرڈر ارسال فرمادیں تاکہ
دفتر کو VP بھجوانے کی ضرورت پیش نہ آئے۔